العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ
75
حدائق بخشش
کنز الایمان
حسام الحرمین
فتاوی رضویہ
اعلیحضرت امام احمد رضا کا ۷۵ واں سالانہ عرس ۲۵ صفر ۱۴۱۵ھ۔ رضا اکیڈمی بمبئی ۳

سلسلۂ اشاعت نمبر ۷۵

۹۲/۷۸۶

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

جلد یازدہم

مصنفہ
مجدد دین وملت
اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بفیض
تاجدار اہل سنت شہزادۂ اعلیٰحضرت
حضور مفتی اعظم علامہ الحاج الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر
رضا اکیڈمی بمبئی
۱۳۰ علی عمر اسٹریٹ بمبئی ۳

سلسلۂ اشاعت نمبر ——— ۷۵

نام کتاب ——— العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ جلد یازدہم

تصنیف لطیف ——— سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہٗ

سنِ طباعت ——— ۲۵ صفر المظفر ۱۴۱۵ھ / اگست ۱۹۹۴ء

ناشر ——— رضا اکیڈمی بمبئی ۳

مطبوعہ ——— رضا آفسیٹ بمبئی ۳

سول ایجنٹ

نیو سلور بک ایجنسی

۱۴ محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار، بمبئی ۳

ٹیلیفون: ۳۷۱۸۹۷۰ / ۳۷۱۵۸۶۸

Rs. 140/-

مسئلہ۔ از کانپور مرسلہ مولوی سلیمان صاحب مورخہ ۱۷ جمادی الآخری ۱۳۳۶ھ

سوال: میلاد شریف کا رواج کب سے ہے اور خاص ذکر پیدائش کیوقت تعظیماً قیام کرنا کہاں سے ثابت ہے۔

الجواب مجلس میلاد مبارک وقیام کا ثبوت ہزاروں بار دیدیا گیا اور اب اجمالاً یہ ہے کہ ان کا ثبوت وہاں سے ہے جہاں سے وہابیہ کے کفر کا ثبوت آیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ۔ مسئولہ شفیع احمد فقیر قادری رضوی طالب علم مدرسہ منظر اسلام مورخہ ۲۱ جمادی الاخری ۱۳۳۶ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شرح عقائد عضدیہ للمحقق الدوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خطبہ میں ہے یا من وفقنا لتحقیق العقائد الاسلامیۃ عصمنا عن التقلید فی الاصول والفروع الکلامیۃ اور یہ بھی مشہور ہے لا تقلید فی الاعتقادیات حضور اگر ایسا ہے تو جاہل کیلئے یہ کیوں ہے کہ جب اسکے سامنے کوئی عقیدہ پیش کیا جائے اور یہ نہ جانتا ہو تو کہئے "میرا وہ عقیدہ ہے جو اہلسنت کا ہے" بلکہ کوئی جاہل بلکہ اکثر معمولی عالم اکثر عقائد کے استدلال نہیں جانتے اور ہم اکثر ثبوت عقائد میں اقوال ائمہ پیش کرتے ہیں اور یہ طریق اثبات تصانیف علمائے عظام میں موجود یا اسکے معنی یہ ہیں کہ عقائد کا علم یقینی مثل علم امر محقق ہو نہ علم ظنی مثل علم مرد مقلد۔

الجواب جسطرح فقہ میں چار اصول ہیں کتاب سنت اجماع قیاس عقائد میں چار اصول ہیں کتاب سنت سواد اعظم عقل صحیح تو جو ان میں ایک کے ذریعہ سے کسی مسئلہ عقائد کو جانتا ہے دلیل سے جانتا ہے نہ کہ بے دلیل محض تقلیداً اہلسنت ہی سواد اعظم اسلام ہیں تو ان پر حوالہ دلیل پر حوالہ ہے نہ کہ تقلید۔ یوں ہی اقوال ائمہ سے استناد اسی معنی پر ہے کہ یہ اہلسنت کا مذہب ہے وہذا ایک دو دس بیس علماء کبار ہی سہی اگر جمہور وسواد اعظم کے خلاف لکھیں گے اسوقت انکے اقوال پر نہ اعتماد جائز نہ استناد کہ اب یہ تقلید ہوگی اور وہ عقائد میں جائز نہیں اس دلیل یعنی سواد اعظم کی طرف ہدایت اللہ ورسول جل وعلی وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کمال رحمت ہے ہر شخص کہاں قادر تھا کہ عقیدہ کتاب وسنت سے ثابت کرے عقل تو خود ہی سمعیات میں کافی نہیں ناچار عوام کو عقائد میں تقلید کرنی ہوتی لہذا یہ واضح روشن دلیل عطا فرمائی کہ سواد اعظم مسلمین جس عقیدہ پر ہو وہ حق ہے اسکی پہچان کچھ دشوار نہیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیوقت میں تو کوئی بدمذہب تھا ہی نہیں اور بعد کو اگرچہ پیدا ہوئے مگر دنیا بھر کے سب بدمذہب ملا کر کبھی اہلسنت کی گنتی کو نہیں پہنچ سکے۔ للہ الحمد فقہ میں جسطرح اجماع اقوی الادلہ ہے کہ اجماع کے خلاف کا مجتہد

کو بھی اختیار نہیں اگرچہ وہ اپنی رائے میں کتاب و سنت سے اوسکا خلاف پاتا ہو یقیناً سمجھا جائیگا کہ یا فہم کی خطا ہے یا یہ حکم منسوخ ہوچکا ہے اگرچہ مجتہد کو اوسکا ناسخ نہ معلوم ہو یوں ہی اجماع امت تو شئی عظیم ہے سواد اعظم یعنی اہلسنت کا کسی مسئلہ عقائد پر اتفاق یہاں اقوی الادلہ ہے کتاب و سنت سے اسکا خلاف سمجھ میں آئے تو فہم کی غلطی ہے حق سواد اعظم کیساتھ ہے اور ایک معنی پر یہاں اقوی الادلہ عقل ہے کہ اور دلائل کی حجیت بھی اوسی سے ظاہر ہوئی ہے مگر محال ہے کہ سواد اعظم کا اتفاق کسی برہان صحیح عقلی کے خلاف ہو یہ گنتی کے جملے ہیں مگر بحمدہ تعالیٰ بہت نافع و سودمند فعضوا علیہا بالنواجذ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۔ از شہر محلہ کنبوہ کوٹھی حامد حسین خانصاحب رئیس مسئولہ شمشاد علی خانصاحب ۲۶ رجب ۳۶ھ

صحیح مسلم و دیگر صحاح میں بہ الفاظ مختلفہ و اتحاد مطلب یہ حدیث وارد ہوئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امر اسلام ہمیشہ رہے گا اور اوس میں بارہ خلیفہ ہوں گے دریافت طلب یہ ہے کہ اون بارہ کے اسماء مبارک کیا ہیں۔

(۲) وہ خلفائے دوازدہ گانہ کل کے کل اخیار ہوں گے یا کہ بعض اچھے اور بعض بُرے اور اگر کہا جائے کہ سب اون میں اچھے نہ تھے بلکہ کچھ ایسے بھی تھے جو کہ خیر الناس نہیں سمجھے جاسکتے۔ یہ تفصیل حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمائی ہے یا دیگر علماء نے (۳) وہ بارہ خلفاء زیب دہ مسند خلافت ہوچکے یا کہ ابھی کچھ باقی ہیں (۴)، چونکہ احادیث متعلقہ خلفاء اثنی عشر میں یہ مسئلہ وارد ہوا ہے کہ اسلام ختم نہ ہوگا تاوقتیکہ بارہ خلفاء پورے نہ ہولیں اگر خلفاء دنیا میں رونق افزائے عالم ہو کر اپنی تعداد کو پوری کرچکے ہیں تو اب حسب مفاد حدیث اسلام و اسلامیان دنیا میں باقی ہیں یا کیا (۵)، شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کہ صفحہ (۸۲)، یا کسی دوسرے صفحہ پر بارہ خلفاء کے جو نام ظاہر کئے گئے ہیں وہ صحیح ہیں یا غلط۔

الجواب ۔ اصل یہ ہے کہ امور غیب میں اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جتنی بات بیان فرمائیں اوتنی یقیناً حق ہے اور جسقدر ذکر نہ فرمائیں اوسکی طرف یقین کی راہ نہیں کہ غیب بے خدا و رسول کے بتائے معلوم نہیں ہوسکتا لہذا اس حدیث کے معنی میں زمانہ تابعین سے اشتباہ رہا مہلب نے فرمایا لم الق احدا یقطع فی ھذا الحدیث بمعنی میں نے کوئی ایسا نہ پایا کہ اس حدیث کی کوئی مراد قطعی بتاتا امام قاضی عیاض مالکی نے شرح صحیح مسلم میں بہت احتمالات بتا کر فرمایا وقد یحتمل وجوھا اخر واللہ اعلم بمراد نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی اسکے سوا حدیث